© rasailojaraid.com

جناب مولینا عبدالستار حمّاد صاحب

عصمتِ انبیاء علیہم السلام

شہادتِ اعداء:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگ قبل از بعثت بھی "صادق" اور "امین" کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ آپ کی صداقت و امانت کو بطور مثال پیش کیا جاتا تھا۔ اگر آپؐ میں کوئی اخلاقی کمزوری ہوتی تو آپ کے اعلانِ توحید کے فوراً بعد لوگ اس کو سامنے رکھتے، اور آپ کے خلاف پروپیگنڈا کرتے۔ لیکن یہ وہ بھی جانتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گناہ سے بالکل پاک ہیں۔ قرآن نے اسی نکتہ کے پیشِ نظر "صاحبکم" فرمایا ہے۔ آپکا نام نہیں لیا۔ کیونکہ اس میں اس امر کا اظہار مقصود ہے کہ ہمارا رسول ایک ایسا شخص ہے جو ہمیشہ تمہارے پاس تمہاری رفاقت میں رہتا ہے اور تم اس کے اخلاق و کردار، قول و گفتار سے بخوبی واقف ہو اور جانتے ہو کہ اس میں کوئی علمی کجروی یا عملی کوتاہی نہیں۔ پس اس لفظ "صاحبکم" سے گویا ان کی اپنی معرفت اور فطرت کی شہادت پیش کی ہے جس سے ان کو ایراد و انکار کی گنجائش نہیں۔ اگر وہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق اسکے خلاف کوئی بھی رائے رکھتے تو بوجہ کمال دشمنی کے ضرور آپؐ کے سامنے پیش کرتے۔

قرآن مقدس کی اس انداز سے حضور علیہ السلام کی "معصومیت" کئی ایک مقامات پر بیان کی گئی ہے۔ جیسے:

"ام لم یعرفوا رسولھم فھم لہ منکرون"

کیا یہ لوگ اپنے رسول کو نہیں جانتے یا ناواقفی کی بنا پر انکار کرنے پر تلے ہوئے ہیں؟ اس میں "رسولھم" سے اسی معصومیت کی طرف اشارہ ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون"

یعنی زمانِ نبوت سے پیشتر اپنی عمر کا بہت سا حصہ تم میں بسر کر چکا ہوں اور تم میرے بچپن کے حالات سے بھی آگاہ ہو، کیا تم اپنی خدا داد عقل سے میری پہلی زندگی پر نظر کر کے میرا دعوائے نبوت میں صادق ہونا نہیں سمجھ سکتے۔

اس بیان سے بھی بڑی عمدگی اور صفائی سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزگی ثابت ہوتی ہے۔ معلوم ہوا کہ آپؐ کے دشمن بھی آپؐ کو معصوم سمجھتے تھے۔ انکارِ نبوت کے لیے انہوں نے کبھی تو "ساحر" اور "مجنون" وغیرہ کی اصطلاحات تراشیں لیکن کھل کر آپؐ کی ذات کو ہدفِ تنقید نہیں بنایا ——— الفضل ماشہدت بہ الاعداء!

انتہائی تقویٰ:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "عصمت" اس واقعہ سے بھی اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ آپ ایک رات حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے۔ دور سے دو انصاریوں نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ کے ساتھ کوئی عورت ہے۔ تاریکیٔ شب اور بعدِ فاصلہ کی وجہ سے شناخت مشکل ہوتی ہے۔ اس لیے آپؐ کو خیال ہوا کہ کہیں شیطان انہیں ورغلا کر ایسی بات کہنے پر آمادہ نہ کر دے جو آئندہ ان کے لیے موجبِ ہلاکت اور باعثِ ناخوشنودیٔ خدا ہو۔ اس لیے آپؐ نے قریب جا کر ان سے کہہ دیا کہ "انما صفیۃ" "یہ (میری زوجہ محترمہ) صفیہؓ ہیں!" انصار نے آپؐ کی اس خبر پر اظہارِ حیرت کیا کہ نعوذ باللہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہمارے دل و دماغ میں کوئی ایسا ویسا خیال کیونکر آسکتا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزید تشریح فرمادی کہ "مجھے خطرہ لاحق ہوا، کہیں تمہیں شیطان بہکا کر اپنے پھندے میں نہ پھانس لے کہ تم کوئی ایسی بات کہنے پر آمادہ ہو جاؤ جو تمہاری تباہی کا باعث بنے، بنابریں میں نے تمہیں مطلع کر دیا۔"

اس واقعہ پر غور کریں اور آپؐ کی عصمت و عفت کا اندازہ لگائیں کہ کس طرح آپؐ نے معمولی سے شبہ امکانی کو دور فرمایا! یہ سب کچھ وحیٔ الٰہی سے ہوا تاکہ آئندہ کیلئے کوئی بدبخت اور سیاہ قلب آپؐ کے دامنِ عصمت کو معصیت سے آلودہ نہ کر سکے اور اس جرمِ عظیم کا ارتکاب کر کے ہمیشہ کے لیے قعرِ مذلت میں نہ گر جائے۔

باقی — باقی

© rasailojaraid.com